بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ

دفتر مجلس انصار اللہ بھارت

Office Of The Majlis Ansarullah Bharat

Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA

محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب) Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in

وقف جدید کے اڑسٹھویں (٦٨) سال کے دوران افرادِ جماعت کی طرف سے پیش کی جانے والی مالی قربانیوں کا تذکرہ اور انہترویں (٦٩) سال کے آغاز کا اعلان

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 09/ جنوری 2026ء (۰۹ / صلح ۱۴۰۵ ہش) بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یو کے

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔
لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ (آل عمران 93)

تشہد، تعوذ، سورۃ الفاتحہ اور سورۃ اٰلِ عمران کی آیت ۹۳ کی تلاوت کے بعد اس آیتِ کریمہ کا ترجمہ بیان کرتے ہوئے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم کامل نیکی کو ہرگز نہیں پا سکتے جب تک اپنی پسندیدہ اشیاء میں سے خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہ کرو اور جو کوئی چیز بھی تم خرچ کرو اللہ اسے خوب جانتا ہے۔ فرمایا: اِس کی تفسیر میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے لکھا ہے کہ قرآنِ کریم میں سورۂ بقرہ میں جہاں پہلا رکوع شروع ہوتا ہے، وہاں متّقی کی نسبت فرمایا: وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ یعنی جو کچھ اللہ نے دیا ہے اُس سے خرچ کرتے ہیں۔ یہ تو پہلے رکوع کا ذکر ہے۔ پھر اِس سورت میں کئی جگہ انفاق فی سبیل اللہ کی بڑی تاکیدیں کی ہیں۔ پس تم حقیقی نیکی کو نہیں پا سکو گے، جب تک تم مال سے خرچ نہیں کرو گے۔ مِمَّا تُحِبُّوْنَ کے معنے میرے نزدیک مال ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ کہ انسان کو مال بہت پیارا ہے۔ پس حقیقی نیکی پانے کے لیے ضروری ہے کہ اپنی پسندیدہ چیز مال میں سے خرچ کرتے رہو۔

حضرت مسیح موعودؑ نے بھی اِس کی مختلف جگہ پر تفسیر فرمائی ہے۔ ایک جگہ آپؑ فرماتے ہیں کہ فرماتے ہیں کہ بے کار اور نکمّی چیزوں کے خرچ سے کوئی آدمی نیکی کرنے کا دعویٰ نہیں کر سکتا، نیکی کا دروازہ تنگ ہے، پس یہ امر ذہن نشین کر لو کہ نکمّی چیزوں کے خرچ کرنے سے کوئی اِس میں داخل نہیں ہو سکتا۔ اگر تکلیف اُٹھانا نہیں چاہتے اور حقیقی نیکی کو اختیار کرنا نہیں چاہتے تو کیونکر کامیاب اور بامُراد ہو سکتے ہو۔

حضورِ انور نے توجہ دلائی کہ پس وہ لوگ جو بعض دفعہ اچھا کماتے ہیں، لیکن اپنی مالی قربانیوں میں اُس معیار پر نہیں ہوتے، جتنا ایک عام اوسط درجے کا کمانے والا احمدی ہوتا ہے۔ تو ایسے لوگوں کو سوچنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اصل قربانی تو یہ ہے کہ جس چیز سے تمہیں محبّت ہے، وہ اُس کی راہ میں خرچ کرو، تبھی تم اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بن سکو گے اور اُس کے فضلوں کے وارث بن سکو گے۔ اللہ تعالیٰ نے صرف ایک دو جگہ نہیں بلکہ قرآنِ کریم میں متعدد جگہ انفاق فی سبیل اللہ کا حکم فرمایا ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ جماعت کی اکثریت مالی قربانیوں میں بہت خوشی سے حصّہ لیتی ہے۔ لیکن بعض ایسے ہیں کہ جن میں انقباض ہوتا ہے تو اِن کو اللہ تعالیٰ کی یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنا ضروری ہے۔ زیادہ کمانے والے بے شک بعض ایسے ہیں کہ جو تحریکات میں حصّہ لیتے ہیں اور بڑا بڑھ چڑھ کر حصّہ لیتے ہیں، لیکن یہاں ضمناً مَیں یہ بھی بتادوں کہ وہ چندہ جو اپنا حصّہ آمد وغیرہ کا ہے، وہ صحیح شرح سے ادا نہیں کرتے اور اِس میں باقاعدہ نہیں ہیں۔ تو ایسے لوگوں کو اپنا جائزہ لینا چاہیے۔

احادیث میں بھی اِس بارے میں آنحضرتؐ نے متعدد جگہ ہمیں اِس بات کی نصیحت فرمائی ہے کہ مالی قربانی کرنی چاہیے۔ حضرت حسنؓ سے روایت ہے، یہ حدیثِ قدسی ہے، کہ آپؐ نے اللہ تعالیٰ کے حوالے سے فرمایا کہ اے آدم کے بیٹے! تُو اپنا خزانہ میرے پاس جمع کر کے مطمئن ہو جا، نہ آگ لگنے کا خطرہ، نہ پانی میں ڈوبنے کا اندیشہ اور نہ کسی چور کی چوری کا ڈر۔ میرے پاس رکھا گیا خزانہ مَیں پُورا تجھے دوں گا، اُس دن، جبکہ تُو اِس کا سب سے زیادہ محتاج ہو گا۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ ہم خوش قسمت ہیں کہ آج احمدیوں کی اکثریت کو اِس بات کا اِدراک ہے، وہ اللہ کی راہ میں بے شمار خرچ کرتے ہیں، حضرت مسیح موعودؑ کے زمانے میں بھی اِس خرچ کی ایسی مثالیں ہیں۔ بلکہ اِن کو دیکھ کر آپؑ نے ایک دفعہ فرمایا تھا کہ مَیں حیران ہوتا ہوں کہ کس طرح غریب لوگ دین کی خاطر اتنی قربانیاں کر رہے ہیں۔ آج بھی یہی حال ہے۔ مَیں نے دیکھا ہے کہ اکثر غرباء میں سے یا اوسط طبقے کے کمانے والے جو ہیں، وہ بہت بڑی بڑی قربانیاں کرتے ہیں، کیونکہ اُنہیں یہ اِدراک ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ مال ہمیں لَوٹانا ہے یا ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے

وارث بنیں گے، کس طرح؟ یہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ اِس جہان میں بھی اور اگلے جہان میں بھی۔ اصل بات یہی ہے کہ اگلے جہان میں اللہ تعالیٰ اُسے لَوٹائے گا، اِس کے ثواب میں شامل کرے گا اور یہ قربانیاں اُن کے لیے درجات کی بلندی کا باعث ہوں گی۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ ہم نے تقویٰ وطہارت میں کہاں تک ترقی کی ہے۔ اس کا معیار قرآن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے متّقی کے نشانوں میں ایک نشان یہ بھی رکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ متّقی کو مکروہاتِ دنیا سے آزاد کر کے اس کے کاموں کا خود متکفّل ہو جاتا ہے۔

پھر حضورِ انور نے فرمایا کہ چونکہ اِس وقت مَیں وقفِ جدید کے حوالے سے بات کرنے والا ہوں، اِس لیے مَیں اُن لوگوں کی بعض مثالیں پیش کر دیتا ہوں، جنہوں نے وقفِ جدید کے چندے دیے اور اُن پر اللہ تعالیٰ نے فضل کیے یا اُن کو اللہ تعالیٰ پر کتنا یقین اور مَان تھا کہ اگر وہ قربانی کر دیں، تو اللہ تعالیٰ اُن کی ضروریات پوری کرے گا۔

اِس تناظر میں حضورِ انور نے فرمایا کہ انڈونیشیا، کینیا، قازقستان وغیر ھم ممالک کے مالی قربانی سے متعلق ایمان افروز واقعات بیان کرنے کے بعد فرمایا: انڈیا سے وہاں کے انسپکٹر وقف جدید لکھتے ہیں کہ ایک جماعت میں ایک صاحب ہیں ان کے پاس گئے ان کا سولہ ہزار روپے چندہ وقف جدید بقایا تھا انہوں نے اپنی ایک بہت ضروری قسط ادا کرنی تھی۔ ہمارے پہنچنے پر انہوں نے کہا کہ میں نے اپنی EMI کی جو قسط دینی ہے وہ تو دیکھی جائے گی وہی ادا کرنی ہے میں نے ادا کر دوں گا بعد میں اب چونکہ میرا بقایا ہے اور میرے پاس آ بھی گئے ہیں آپ لوگ تو پہلے میں آپ کو چندہ کا بقایا ادا کرتا ہوں۔ ہم نے ان سے کہا کہ آپ مشکل حالات میں ہیں اس وقت آپ نصف ادا کر دیں باقی بعد میں دے دیں۔ موصوف نے جواب دیا کہ پہلے اللہ تعالیٰ کے لئے نکالنا ہے باقی معاملات اللہ تعالیٰ بہتر کر دے گا انشاء اللہ۔ اگر میں تقویٰ سے کام لے رہا ہوں اور اللہ پر توکل کر رہا ہوں تو اللہ تعالیٰ بہتر سامان پیدا کر دے گا۔ بعد میں انہوں نے فون پر اطلاع دی ان کو کہ ایک رقم جو کافی عرصہ سے رکی ہوئی تھی اور امید نہیں تھی کہ وہ مجھے اتنی جلدی مل جائے گی وہ اچانک مل گئی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے چندے کی برکت سے سارے کام پورے کر دیئے میرے ایمان میں بھی اضافہ ہوا اور میں نے دیکھا کہ قربانی کرنے والوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا کیسا سلوک ہے۔

وقفِ جدید کے مالی جہاد میں قربانی کرنے والے مخلصین کے متفرق ایمان افروز واقعات اور اُن پر نازل ہونے والے خدا تعالیٰ کے غیر معمولی افضال کا تذکرہ کرنے کے بعد حضورِ انور نے ممالک اور جماعتوں کی پوزیشن بیان فرمائی اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقفِ جدید کے اس سال کے دوران جماعت احمدیہ عالمگیر کی طرف سے تقریباً 15 ملین پاؤنڈ کی مالی قربانی پیش کی گئی۔ یہ وصولی گذشتہ سال سے یہ 1.3 ملین پاؤنڈز زیادہ ہے۔ **وصولی کے لحاظ سے دنیا بھر کی پہلی دس جماعتیں :** برطانیہ، کینیڈا، جرمنی، امریکہ، بھارت، آسٹریلیا، مڈل ایسٹ کی ایک جماعت، انڈونیشیا، مڈل ایسٹ کی ایک جماعت، بیلجیم۔ **افریقہ کی پہلی دس جماعتیں :** گھانا، ماریشس، برکینافاسو، تنزانیہ، نائیجیریا، لائبیریا، گیمبیا، سیرالیون، بینن اور مالی۔ **شاملین میں اضافہ کے لحاظ سے نمایاں جماعتیں :** نائیجیریا، نائیجر، گیمبیا، گنی بساؤ، کونگوبرازاویل، آئیوری کوسٹ، سینٹرل افریقہ اور کونگو کنشاسا۔

بھارت کے پہلے دس صوبہ جات : کیرالہ، تامل ناڈو، جموں کشمیر، تلنگانہ، کرناٹک، اڈیشہ، پنجاب، ویسٹ بنگال، مہاراشٹر، اترپردیش۔ **بھارت کی پہلی دس جماعتیں :** کوئمبٹور، حیدر آباد، قادیان، کالیکٹ، ملیاپالیم(Melapalayam) ،بنگلور، منجیری، کولکتہ، کیرنگ، کیرولائی۔

اللہ تعالیٰ ان سب قربانی کرنے والوں کے اموال ونفوس میں بے انتہا برکت عطا فرمائے۔

بعض جماعتوں کے نام مَیں اِس لیے پڑھ دیتا ہوں کہ اِن کو خیال ہوتا ہے کہ کیا پوزیشن ہے ہمیں بتایا جائے، اِس لیے روایت کے مطابق پڑھا جاتا ہے۔

آخر پر حضورِ انور نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے مالی قربانی کی اہمیت پر مبنی ایک اقتباس کی روشنی میں فرمایا کہ پس یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے اور ہم نے تجربہ بھی کیا ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ لوگوں کو نوازتا چلا جاتا ہے، کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے پاس ہی سارے خزانے ہیں، وہ آخری جہان میں اِن سے نوازے گا، لیکن اِس دنیا میں بھی نوازتا چلا جائے گا۔ انسان حیران رہ جاتا ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ ہمیں نواز رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں جہاں مالی قربانیوں کی توفیق آئندہ دیتا رہے، وہاں ہمارے ایمان اور یقین میں بھی اضافہ کرتا چلا جائے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ، عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔